کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہمارے والد مسمی عبدالواحد ایک گورنمنٹ سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے اور ایک سال پہلے اس کا انتقال ہوا ہمارے والد صاحب کا جو گورنمنٹ میں جی پی فنڈ تھا غالباً نو ۹ لاکھ یا بارہ ۱۲ لاکھ روپے گورنمنٹ نے اس کا چیک دیا تو وہ میرے ماموں جمشید نے میری والدہ سے ملکر اس چیک پر قبضہ کیا اور اس میں ہم تین بھائیوں اور دو بہنوں کو حصہ نہیں دے رہا۔ اس کے بعد بھی ایک چیک غالباً تیرہ ۱۳ لاکھ روپے کا حکومت کی طرف سے آنے والا ہے۔

(۱) آپ حضرات مفتیان کرام سے گزارش ہے کہ مذکورہ ہمارے والد کے فنڈز میں ہمارے ماموں کا کوئی حصہ ہے یا نہیں۔

(۲) ہمارے تین بھائیوں اور دو بہنوں اور ہماری والدہ کا اس فنڈ میں کتنا کتنا حصہ ہے براہ کرم متعین فرمائیں۔ جبکہ ہمارے والد کا اس کی زندگی میں (والدین) دادا دادی، نانا اور نانی کا انتقال ہوگیا تھا۔
نیز ہمارے والد کے کل ترکہ کی تقسیم بھی کریں۔

(۳) اگر والد اپنے اولاد پر تعلیم اور دوسری ضروریات پر پیسے خرچ کرے تو آیا وہ خرچ شدہ رقم اب اس کے ان بیٹوں کے حصہ سے منہا کیا جائے گا یا نہیں؟

عبدالوہاب

(جواب منسلک ہے)

شو ہیرہ محلہ جاگلوٹ ملیر کراچی
فون نمبر 0345-6136966

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔سوال میں ذکر کردہ صورت اگر درست اور واقعہ کے مطابق ہے تو آپ کی والدہ اور ماموں کا مذکورہ چیک پر قبضہ کرکے آپ بھائی بہنوں کو اس میں سے حصہ نہ دینا شرعاً ناجائز ہے، کیونکہ جی پی فنڈ شرعی لحاظ سے مرحوم ملازم کا ترکہ ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ رقوم کو جواب نمبر (۲) میں آنے والی تفصیل کے مطابق تمام ورثاء کے درمیان شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کرنا لازم ہے، نیز اس فنڈ میں آپ کے ماموں کا شرعی لحاظ سے کوئی حصہ نہیں ہے۔

وفي قوله تعالي [النساء: ۲۹]

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ}

دار الافتاء

صحيح البخاري - (۱ / ۲۹۰)

عن الزهري قال حدثني طلحة بن عبد الله أن عبد الرحمن بن عمرو بن سهل أخبره أن سعيد بن زيد - رضي الله عنه - قال سمعت رسول الله يقول من ظلم من الأرض شيئا طوقه من سبع أرضين

(۲)۔۔مرحوم نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال و جائداد، مکان، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، مالِ تجارت اور ہر طرح کا چھوٹا بڑا جو بھی ساز و سامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے، نیز اگر مرحوم کا قرضہ کسی کے ذمہ واجب الاداء ہو تو اسے وصول کرکے مرحوم کے ترکہ میں شامل کیا جائے گا۔ اور ترکہ میں سے سب سے پہلے مرحوم کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات ادا کیے جائیں، اگر یہ اخراجات کسی اور نے احسان کے طور پر ادا کر دیئے ہوں تو مرحوم کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے، البتہ اگر ان کے ذمہ کسی کا کوئی واجب الاداء قرض ہو تو اس کو ادا کیا جائے، نیز اگر زندگی میں بیوی کا مہر ادا نہیں کیا ہے، اور بیوی نے خوش دلی سے معاف بھی نہیں کیا تھا، تو وہ بھی قرض ہے، اسے بھی مرحوم کے ترکہ سے ادا کیا جائے، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک اس وصیت کو پورا کیا جائے، اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کے کل چونسٹھ (۶۴) برابر حصے کرکے بیوہ کو آٹھ (۸) حصے، اور ہر ایک بیٹے کو چودہ (۱۴) حصے، اور ہر ایک بیٹی کو سات (۷) حصے دیدیں۔

Scanned by CamScanner

تقسیم کا نقشہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ: ۸ تص: ۶۴ مرحوم مضروب: ۸

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی
۱		۷			
۸	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷
12.5	21.87	21.87	21.87	10.93	10.93

(۳)۔۔۔۔واضح رہے کہ والد اپنی اولاد پر جو بھی خرچہ کرتا ہے وہ اس کی طرف سے تبرع اور احسان کہلاتا ہے اور عرفاً بھی یہی سمجھا جاتا ہے، لہذا سوال میں ذکر کردہ تعلیمی خرچہ وغیرہ کو اولاد کے حصۂ میراث سے شرعاً منہا نہیں کیا جائے گا۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۳/ ۵۹٤)

(والنفقة لا تصير دينا إلا بالقضاء أو الرضا) أي اصطلاحهما على قدر معين أصنافا

الفتاوى الهندية (۱/ ۵٦۲)

فإن أنفق عليه بغير أمره لم يرجع إلا أن يكون أشهد أنه يرجع ويسعه فيما بينه وبين الله تعالى - أن يرجع، وإن لم يشهد إذا كانت نيته يوم دفع أنه يرجع، وأما في القضاء فلا يرجع إلا أن يشهد كذا في السراج الوهاج............ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

محمد تقی رنگونی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱/صفر المظفر/۱۴۳۸ھ

۲/نومبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفی عنہ

مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲/صفر المظفر/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

یکم صفر ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱/۲/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء

Scanned by CamScanner